سے تعلق تھا۔ وقت کم تھا اور قریب اور کوئی مسجد نہ تھی۔ مجبوراً انہی کے پیچھے نماز ادا کرنا پڑی۔

ہم نے اس دورہ میں امریکی دانشوروں پر یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ انسانیت کی فلاح اور خدمت کے اعتبار سے امریکہ کا ریکارڈ کچھ زیادہ قابل رشک نہیں۔ فلپائن، ویت نام، کمبوڈیا، میکسیکو، نکاراگوا، ہیٹی، ناگاساکی، ہیروشیما، تھائی لینڈ، لبنان، سوڈان، صومالیہ، یوگوسلاویہ، بوسنیا، افغانستان اور اب دوسری مرتبہ عراق میں ''امریکی تہذیب وشرافت، آزادی اور انسان دوستی'' کی داستانیں جابجا پھیلی ہوئی ہیں۔ ان امریکی پالیسیوں کی وجہ سے دنیا بالخصوص مسلم اُمہ اور امریکہ کے درمیان فاصلے پیدا ہو رہے ہیں۔ جب تک امریکہ دوسرے ملکوں اور قوموں کے معاملات میں مداخلت اور اپنی تہذیب کو بالاتر تہذیب قرار دے کر دوسری قوموں پر مسلط کرنے کی پالیسی تبدیل نہیں کرتا، دنیا خطرے سے دوچار رہے گی اور امریکہ کی حکمت عملیوں اور سامراجیت کے خلاف دنیا کے عوام میں ایک منفی ردعمل، ایک جذبہ بغاوت روز بروز فزوں سے فزوں تر ہوتا رہے گا۔ امریکہ طاقت کے غرور اور ناقابل تسخیر فوجی حیثیت کے نشے میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس کے ادراک سے قاصر ہے جس سے دنیا کے تمام انصاف پسند طبقے پریشان اور متفکر ہیں۔ امریکہ کے ارباب فکر ودانش پر لازم ہے کہ وہ اپنی سیاسی قیادت کو بین الاقوامی قوانین وروایات کو پاؤں تلے روندنے کے عزائم سے باز رکھیں۔

دورہ امریکہ کے دوران یہ بات بھی محسوس ہوئی کہ یہودی امریکہ میں اگرچہ تعداد میں کم ہیں لیکن وہ مالی اعتبار سے بہت طاقتور ہیں اس لیے وہ میڈیا اور دوسرے ذرائع سے اسلام کی تصویر مسخ کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اسلامی ممالک کو اس سلسلہ میں مؤثر حکمت عملی ترتیب دینی چاہیے اور غیر مسلموں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کا جواب دینا چاہیے جن میں اسلام کو ایک رجعت پسند، بنیاد پرست اور روشن خیالی سے عاری مذہب قرار دیا جاتا ہے۔

امریکہ میں مسلمانوں کو بعض سنگین چیلنج درپیش ہیں جن میں ایک یہ کہ نئی نسل اسلام کی بنیادی تعلیمات سے یکسر عاری ہو رہی ہے۔ ان کے حلیہ ولباس، انداز واطوار، گفتگو اور سرگرمیوں سے اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ مسلمان ہیں۔ بیشتر امریکی مسلمان اپنی دینی وتہذیبی روایات سے دستکش ہو کر مغربی تہذیب ومعاشرت کو اپنا رہے ہیں جس کی وجہ سے نئی نسل دینی فرائض اور حلال وحرام کے تصور سے ناآشنا ہوتی جا رہی ہے۔ نئی نسل کے بعض افراد پنج وقتہ نمازوں کی پابندی تو کجا جمعہ اور عیدین تک سے غافل ہیں۔ جن لوگوں نے صرف روشن مستقبل اور حصول زر کے لیے اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر امریکہ میں سکونت اختیار کی وہ آج اس کے روشن چہرے اور تاریک باطن کو دیکھ کر پریشان ہیں۔ بہت سے مسلمان یہ چاہتے ہی کہ وہ دینی تعلیم کے لیے اپنی اولاد کو پاکستان بھیج دیں تاکہ ان کے عقائد واعمال، فکری وعملی ارتداد سے محفوظ رہیں۔ اس نسل کی اصلاح وتربیت کی ذمہ داری والدین کے علاوہ مسلم سوسائٹیوں پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ان کی دینی تربیت کی بھی فکر کریں۔ پاکستان کے ارباب مدارس کو بھی غور وفکر اور مشاورت کے بعد اس سلسلہ میں کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیے۔

☆☆☆